فروگذاشتوں پر اہل علم نے تنبیہ کی ہے یہ مجموعہ بہرحال اسلامی قانون کی تدوین و ترتیب کیلئے ایک بہترین مثال ہے اور جو لوگ اسلام کو ناقابل عمل گردانتے ہیں ان کے منہ پر ایک ایسا تھپڑ ہے جو انہیں کے گھر میں انہیں رسید کیا گیا ہے۔ اور اس طرح شھد شاھد من اھلہا کا ایک اور ظہور اس کتاب کی شکل میں ہو رہا ہے۔ اس کتاب نے اہل علم اور عدالتوں اور وکلاء کیلئے اسلامی قوانین اور مذاہب فقہیہ تک رسائی آسان کر دی ہے۔ اس سے کسی مسئلہ میں مختلف مکاتیب فکر کے نقطہ ہائے نظر بھی یکجا معلوم ہو جاتے ہیں اور بہت آسانی سے فقہی مذاہب کا موازنہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

سیدنا عثمان بن عفان رضؓ | محمد نصیر ہمایوں صاحب۔ قیمت ۳/- روپے　صفحات ۱۲۰
بیگم ہمایوں ٹرسٹ ریلوے روڈ لاہور۔

شہید دار امام مظلوم داماد نبی کریم حضرت عثمان کا مقام اللہ اور رسول کی نظر میں کیا ہے۔؟ کتاب پڑھ کر اندازہ لگائیے اور ان لوگوں کی جسارت، بے حیائی اور خیرہ چشمی کی داد دیجئے جنہوں نے عثمان ذی النورین رضؓ کے دامن عفت و حیا کو داغدار کرنا چاہا اور اللہ اور اس کے رسول کے واضح ارشادات کا منہ چڑایا۔ فاضل مؤلف نے فضیلت عثمانؓ پر بہترین اور مستند مواد جمع فرمایا تاکہ غیر متعصب مسلمان انہیں حقیقی رنگ میں دیکھ سکیں۔ بیگم ہمایوں ٹرسٹ کا تبلیغی پروگرام بہت خوشی کا باعث ہے۔

دفاع پاکستان کی لازوال داستان | از جناب بریگیڈیر گلزار احمد صاحب راولپنڈی۔ قیمت ۱۵/- روپے
صفحات ۴۳۴　کتابت و طباعت بہت عمدہ۔

ناشر: مکتبۃ المختار - ۴ الف، گلستان، ایوب پارک، راولپنڈی

جناب بریگیڈیر صاحب نہ صرف صاحب سیف و سنان ہیں بلکہ اللہ نے انہیں ایک حسن قلم اور ملک و ملت کے لئے دینی شعور اور ملی جذبات سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا ہے۔ ۱۹۶۵ء پاکستان کے لئے ایک نازک امتحان کا وقت تھا، پاکستانی افواج اور ملت مسلمہ اس نازک گھڑی میں کامیاب ہو گئی بریگیڈیر صاحب خود صاحب واقعہ اور شریک رزم تھے، اس موقع پر شجاعت و ہمت، جہاد و عمل، ایمان و یقین، جوش اور ولولۂ ایمانی کے جو لازوال اور ایمان آفرین واقعات ظہور میں آئے وہ ہمیشہ کیلئے پاکستانی قوم کیلئے ایک سبق ہیں۔ بریگیڈیر صاحب نے پیش نظر کتاب میں بڑی محنت اور تلاش سے ایسے واقعات کو جمع کر کے ایک ایسا حسین گلدستہ بنا کر پیش کیا ہے جو خون شہداء کی طرح دمک رہا ہے، مؤرخ کا کام زیر تحریر واقعہ کے متعلق تمام روایات جمع کرنا ہوتا ہے۔ مگر بزاوقت چشم دید گواہ ہیں اس لئے درایت کی کسوٹی پر کتاب پرکھی جائے گی تو ناقابل اعتبار اور غیر ثقہ روایات دیگر ایسے مجموعوں کی بہ نسبت کم ہی نکلیں گی۔